DOI: https://doi.org/10.52541/fn.v62i4.7429

معلم اعظم ﷺ کی تعلیمی فلاسفی اور جدید تعلیمی، تدریسی و آموزشی نفسیات: تحقیقی و تقابلی مطالعہ

ابرار خٹک ۞

The Educational Philosophy of the Great Teacher (peace be on him) and Modern Educational, Instructional, and Pedagogical Psychology:

An Analytical and Comparative Study

Ibrar Khattak ۞

ABSTRACT: This study undertakes a comprehensive analytical and comparative examination of the pedagogical philosophy of the Prophet Muhammad (peace be on him) in the light of contemporary educational psychology, modern teaching–learning theories, curriculum studies, and neuroscientific insights. Drawing upon Qur'anic foundations—particularly the tripartite educational objectives of *taʿlīm* (knowledge), *tazkiya* (character refinement), and *ḥikma* (practical wisdom/skills)—the article argues that the Prophet's (peace be on him) educational model embodies a complete, integrative, and learner-centred paradigm that anticipates many principles of modern instructional design. Through textual analysis of Qur'anic verses, Prophetic traditions, and classical commentaries, the study demonstrates that the Prophet (peace be on him) functioned simultaneously as an ideal learner, master teacher, curriculum designer, and community educator. His pedagogical methods—ranging from inquiry-based learning, role-play, collaborative activities, scaffolding, assessment-by-demonstration, and attention to individual differences—correspond strikingly with contemporary frameworks such as Bloom's taxonomy, multiple intelligences theory, and holistic child development. The research shows how Prophetic pedagogy recognized cognitive, emotional, moral, social, and physical dimensions of human development, and how the Prophet (peace be on him) adapted teaching to learners' intellectual levels, linguistic habits, psychological needs, and cultural contexts. The study concludes that the educational philosophy of the Prophet Muhammad (peace be on him) provides a timeless, value-rich, and pedagogically sophisticated model that can guide

۞ ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ خوشحال خان خٹک ڈگری کالج، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ۔

۞ Associate Professor, Government Khushal Khan Khattak Degree College, Akora Khattak.(abutalha.abrar@gmail.com)

contemporary curriculum design, teacher training, and learning environments. It recommends integrating Prophetic principles into modern educational discourse to create learner-centred, ethically grounded, and socially transformative educational systems.
Keywords: Sīrah, philosophy, education, module, psychology

Summary of the Article

This article investigates the educational philosophy of the Prophet Muhammad (peace be on him) and evaluates its relevance to contemporary educational psychology, curriculum studies, and modern teaching–learning practices. It begins by outlining the Qur'anic objectives of education—*knowledge*, *wisdom/skills*, and *character purification*—derived from the supplications of Prophet Ibrahim (peace be on him) and reaffirmed in several Qur'anic verses. These three aims correspond directly to modern educational domains: cognitive (knowledge), psychomotor (skills), and affective (attitudes and values).

The study highlights that the Prophet (peace be on him) was not only a spiritual guide but also an exemplary educator whose teaching methods align closely with today's pedagogical principles. His instructional practices included step-by-step teaching, repetition for clarity, contextualized communication, learning through questioning, role-playing, practical demonstration, cooperative learning, and adaptation to individual intellect and temperament. Examples such as addressing learners according to their understanding, demonstrating concepts through analogies and gestures, and managing the classroom with gentleness and encouragement illustrate his learner-centred approach.

The article then compares these Prophetic strategies with modern frameworks such as Bloom's taxonomy (remembering to creating), Gardner's theory of multiple intelligences, inquiry-based learning, collaborative learning, and various methods listed in Pakistan's National Curriculum (2020). This comparison reveals significant parallels: the Prophet's (peace be on him) educational model emphasized critical thinking, problem-solving, moral development, emotional intelligence, and holistic growth long before these concepts became formalized in modern psychology.

Additionally, the author examines early Islamic learning institutions such as *Dār al-Arqam* and *Ṣuffah*, showing how they functioned as prototypes for today's residential schools, literacy programs, skill-based learning, and adult education. The Prophet's ﷺ emphasis on clarity, kindness, motivation, and personalized attention is presented as an ideal model for teachers in every era.

The study concludes that the Prophetic educational philosophy is not only compatible with modern pedagogical science but often surpasses it in depth and balance. It recommends that contemporary educational systems integrate these principles to create ethically grounded, psychologically informed, and intellectually enriched learning environments.

تمہید

تعلیم و تدریس کے جدید سائنسی انداز کے ساتھ ساتھ دماغ کی سائنس (Neuro Science) نفسیات (Psychology)، بلوم ٹیکسانومی[1] کے مدارج اور طب کے مختلف شعبوں کی ترقی اور تعلیم و تدریس میں ان کے موثر استعمال نے نصاب سازی، تدریس و آموزش کے عمل (Teaching Learning Process) ماحول، معلم اور متعلم سے متعلق نظری و عملی مباحث، تجربات و سفارشات کو نئی وسعتوں اور معیار بندیوں سے ہم کنار کر دیا ہے۔ بچوں کی پیدائش سے قبل، دورانِ پیدائش، بعد از پیدائش، بچپن، لڑکپن اور جوانی سے متعلقہ مطالعات، مختلف الجہت ذہانتوں (Multiple intelligences) اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی دریافت، تفرقاتِ عمر و جنس نے تدریس و آموزش کو وسعت دے کر نئے طریقوں اور تقاضوں کو جنم دیا ہے۔ بچوں کی ذہنی، فکری، نفسیاتی، جذباتی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی نشوونما کی جزئیات و کلیات سے لے کر مقاصد کے تعین، حصول کے طریقہ کار تک غیر معمولی مطالعات، مشاہدات اور تجربات اس شعبے میں حیران کن تبدیلیوں کا سبب بن رہے ہیں۔

آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے رحمت اللعالمین جیسی لافانی اور منفرد صفت سے مشرّف کیا ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو ذہانت و فطانت عطا کی۔ تحقیقی، منطقی و فلسفیانہ سوچ و فکر کی صلاحیتوں سے مزّین کیا۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو مختلف تکالیف، تجربات اور شعور و آگہی کی کیفیات سے گزارا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے جس انداز سے لوگوں کو اپنی طرف بلایا، ان میں غیر معمولی ابلاغی صلاحیتوں کے ساتھ طریقہ ہائے کلام، تدریس و آموزش کی غیر معمولی صلاحیتیں ملتی ہیں۔ آپ ﷺ خود نہ صرف ایک مثالی معلم کے روپ میں ہمارے سامنے آتے ہیں، بلکہ ایک ماہر معلم، معمار اور صنعت گر کے روپ میں بھی ہمارے سامنے آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جدید نصاب سازی، کردار سازی اور مہارت تامّہ کی راہیں ہموار کی ہیں۔ آپ ﷺ کی عمیق نظر دماغ و اعصاب، نفسیات، تدریسی طریقوں اور متعلقہ جملہ امور پر رہی، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے احادیث اور انداز و اطوار کے

۱۔ Bloom Taxonomy تعلیم میں استعمال ہونے والا ایک تعلیمی فریم ورک ہے جس کی مدد سے سیکھنے کے مقاصد کو درجہ بدرجہ منظم کیا جاتا ہے تاکہ طالب علم صرف رٹا نہ لگائے، بلکہ سمجھنے، سمجھانے، سوچنے اور تخلیق کرنے تک پہنچے۔

ذریعے جن تصورات، طریقہ ہائے تدریس کا اظہار کیا ہے وہ نہ صرف جدید تعلیمی معیارات سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں بلکہ رہ نمائی بھی کرتے ہیں۔ جن کا تحقیق و توضیحی مطالعہ موضوع کے حوالے سے قابلِ عمل اطلاق کے بہت سارے امکانات پیدا کرتا ہے۔ آپ ﷺ کے یہ تصورات نصاب سازی (مدرسہ، سکول، کالج، یونی ورسٹی) تدریس و آموزش اور تعلیمی ماحول سازی (ادارہ جات) میں انتہائی مفید اور معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ ﷺ کیسے ایک جدید ماہرِ تعلیم کے روپ میں ہمارے سامنے آتے ہیں، انھوں نے بچوں کی نفسیات، تعلیم و تدریس اور ان سے متعلقہ جملہ امور کے متعلق احادیث میں جن خیالات و تصورات کا اظہار کیا ہے، وہ جدید دور سے کس حد تک ہم آہنگ ہیں اور موجودہ معیارات پر کیسے پورا اترتے ہیں؟ یہ انتہائی اہم سوالات ہیں، جن کے جوابات کی تلاش اور موجودہ معیارات کی کسوٹی پر انھیں پرکھنا وقت کا تقاضا ہے۔ ان تصورات کا تنقیدی و تقابلی مطالعہ اس مقالے کا بنیادی وظیفہ ہوگا اور تحقیق و تجزیے کی بنیاد پر نتائج اخذ کر کے سفارشات تیار کی جائیں گی تاکہ درج بالا مقاصد کا حصول ممکن بنایا جا سکے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں نصاب سازی، تدریس و آموزش کے عمل اور ماحول و کردار سازی جیسی تعلیمی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکے۔

نصاب اور کتاب کا تصور بنیادی طور پر الہامی کتب اور صحائف سے وجود میں آیا۔ انسان نے مختلف ادوار میں تحریر یا کتاب کو اپنی نوشت و خواند کی ضرورتوں یا مطالعے کی دل چسپی کو مدِ نظر رکھ کر مختلف انداز یا ہیئتوں کی شکل دی۔ اسی سے نصاب اور درسی کتب کی روایت بھی آگے بڑھی۔ اگر ہم قرآن کو ایک نصابی کتاب تصور کریں، جس کے اندر موجود تصورات (Themes) بنیادی طور پر اللہ رب العزت ہی کے وضع کردہ ہیں، تو وہ نہ صرف مبادیاتِ تعلیم (Foundations of Education) کا سبب اور محرک بنتے ہیں بلکہ ان کی توسیعی شکل میں بھی نظر آتے ہیں۔ یہ تصورات دراصل مقاصد یعنی Objectives اور Goals سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

نصاب کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے:

> In education, a curriculum is broadly defined as the totality of students' experiences that occur in the educational process. The term often refers specifically to a planned sequence of instruction or to a view of, the student's experiences in terms of the educators' or schools instructional goals.[2]

2– https://en.wikipedia.org/wiki/Curriculum.

(تعلیم کے میدان میں نصاب سے مراد عام طور پر تعلیمی عمل کے دوران میں طلبہ کو حاصل ہونے والے تمام تجربات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر تدریس کے ایک منظم اور منصوبہ بند سلسلے کے لیے استعمال ہوتی ہے یا پھر طلبہ کے تجربات کو معلم یا تعلیمی ادارے کے تعلیمی اہداف کے تناظر میں سمجھنے کے لیے برتی جاتی ہے۔)

جدید تعلیمی نظام میں نصاب سازی کی اصطلاحات یعنی مقاصد (Objectives)، نصاب کے اجزائے ترکیبی (Developing Domains)، آموزشی عنوانات یا مضامین (Learning Areas) معیارات (Standards)، حدود ہائے تدریج (Bench Marks) اور حاصلاتِ تعلم (Students Learning Outcomes) وغیرہ الہامی کتب اور صحائف کی توسیع ہے، جس میں قرآن کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ قرآن کا مطالعہ ان اصطلاحات کے تناظر میں کیا جائے تو کافی حیران کن مماثلتیں اور طریقہ ہائے کار کا پرتو ملتا ہے۔ آپ ﷺ ہمارے سامنے ایک بہترین معلم و مدرس کے روپ میں آتے ہیں۔ آپ کی سبقی منصوبہ بندی (Lesson Planning) غیر معمولی بہترین ہوتی اور حاصلاتِ تعلم (Students Learning Outcomes) اس طرح حاصل کرنے میں کام یاب ہوتے رہے کہ خود اللہ نے اپنی جانچ اور پیمائش کے معیارات سے قرآن میں آپ تکمیلِ مقاصد یا حاصلات کی گواہی دی۔ آپ ﷺ کے کمرۂ جماعت کا انتظامِ کار (Classroom Management) اور طریقہ ہائے تدریس (Teaching Methods) میں، ابتدائے بچپن (Early Childhood and Care Education) کی تعلیم سے لے کر ثانوی (Elementary)، اعلیٰ ثانوی (Higher Secondary) اور اعلیٰ تعلیم (Higher Education) کے سارے رنگ اپنے پورے آب و تاب اور معیاراتِ تدریس کی غیر معمولی خصوصیات کے ساتھ ملتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی دعا، اللہ رب العزت کے اس عظیم تر تعلیمی و تبلیغی منصوبے کا حصہ تھا، جس کے لیے معلم اعظم ﷺ کا انتخاب کیا گیا تھا جس کی بنیاد پر آپ ﷺ نے خود فرمایا تھا کہ "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔"(۳)

نبی کریم ﷺ کے فرائض منصبی قرآن نے اس آیت میں واضح کیے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ﴾ (اے ہمارے پروردگار! تو ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انھی میں سے ہو۔ وہ ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔)

۳۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ت: محمد فواد عبد الباقی، باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم، رقم: ۲۲۹۔

اگر اس آیت کا جائزہ لیں تو اس میں تین باتیں نظر آتی ہیں: ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے کہا تھا کہ ہمیں جو رسول بھیجیں انھیں تین ذمے داریاں تفویض کی جائیں، یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ جس شخص کو جو ذمے داری دی جاتی ہے، ان کے اندر ان ذمے داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی خصوصیات ضرور موجود ہوتی ہیں۔ وہ تین ذمے داریاں درج ذیل ہیں:

ا۔ کتاب کا علم دے۔

ب۔ حکمت دے۔

ج۔ ان کو پاک وصاف کرے۔

ہم دنیا بشمول پاکستان میں مجموعی طور پر تعلیم کے بنیادی مقاصد کا جائزہ لیں تو وہ تین ہی ہیں:

اوّل: علم یعنی Knowledge (بنیادی تصورات یا Concepts جن کا تعلق عقل سے ہے)

دوم: حکمت Skills۔ حکمت کی تعریف علم اور فن دونوں کے زمرے میں آتی ہے۔ حکمت دراصل علم کی بنیاد پر فنون یا مہارتوں اور صلاحیتوں کے عملی استعمال کا نام ہے جس کا تعلق Skills سے ہوتا ہے۔

سوم: رویہ، کردار Attitude۔ پاک صاف کرنے کا تعلق تزکیہ سے ہے اور یہ بنیادی طور پر "رویے، اخلاق یعنی تربیت یا Attitude کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ ابتدائے بچپن، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یہاں تک کہ اعلیٰ تعلیم کے بنیادی اہداف میں بھی یہی تین بنیادی قدریں یا مقاصد مشترک ہیں۔ [۴]

بنجمن بلوم (۱۹۳۱ء تا ۱۹۹۹ء)[۵] اور ان کے ساتھیوں نے بھی ان تینوں اجزائے تعلیم میں سے علم یعنی (Knowledge) کو بنیاد بنا کر اس کے چھ مدارج کا تصور دیا جو درج ذیل ہیں:

یاد داشت (Remembering)، سمجھنا (Understanding)، اطلاق (Application)، تجزیہ (Analysis)، جائزہ (Evaluation)، تخلیق (Creation)۔

گویا جو عمل ابتدائی تعارف یا جاننے سے شروع ہوتا ہے اس کا درجۂ کمال ایک تخلیقی عمل ہے۔ انسان علم کو جان اور سمجھ کر اس کا اطلاق یا تجربہ کرتا ہے تو اس کی بنیاد میں پر جائزہ لینے کے قابل ہو جاتا ہے اور یوں اپنا تجزیہ

۴۔ پوسٹ گریجویٹ پالیسی، ہائر ایجوکیشن، پاکستان، اسلام آباد ۲۰۲۳ء۔

5- "Benjaman bloom (1913-1999, An American Educational Psychologist". Please visit: https://www.newsworldencyclopedia.org/entry/benjamain-bloom5.

پیش کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر وہ ایک نئے عرفانی اور تخلیقی درجے میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ علم اور اشیا میں اضافے اور افادیت تک پہنچتا ہے۔ اب ہم قرآن اور آپ ﷺ کے ہاں تدریس و آموزش یعنی علم کی فضیلت، ان کی طرف سے مقررہ معیارات کا تقابل ان جدید درجات سے کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"كان الرجل منا إذا تعلّم عشر آيات لا يجاوز هن حتى يعلم معانيهن والعمل بهن."[۶]

(جب ہم میں سے کوئی دس آیات سیکھ لیتا تو پھر آگے نہ بڑھتا، بلکہ ان آیات سے معنی کی معرفت حاصل کرتا اور اس پر عمل پیرا ہوتا۔)

اگر اس حدیث کا موازنہ اور تقابل ہم بلوم کے درج بالا مدارج سے کریں تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے آموزش یعنی Learning کے لیے جن سرگرمیوں کی بنیاد رکھی ان کا نتیجہ تدریجی سفر، اطلاق، جائزے، تجزیے، یہاں تک کہ تخلیق اور اضافے کا سبب ہی بنتا۔

اگر ہم قومی یا بین الاقوامی نصاب کے مختلف مضامین کے طریقہ ہائے تدریس کا مطالعہ کریں، جن کا پرتو ہمیں نصاب ہائے تعلیم میں ملتا ہے اور ان کا موازنہ یا تقابل آپ ﷺ کے طریقہ تدریس و تبلیغ سے کریں تو حیران کن مماثلتیں ملتی ہیں۔ Howard Earl Gardner کی تحقیق (Frames of Mind)[۷] میں انھوں نے انسانی ذہن کی آٹھ مختلف صلاحیتوں کو بتایا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

Visual-Spatial, Linguistic-Verbal, Logical-Mathematical, Bodily-Kinesthetic, Musical, Interpersonal, Intrapersonal, Naturalistic.

(بصری و مکانی ذہانت، لفظی و لسانی ذہانت، لنطقی و ریاضیاتی ذہانت، جسمانی و حرکی ذہانت، موسیقیاتی ذہانت، بین الشخص ذہانت، درون شخصی ذہانت، فطری ذہانت)

آپ ﷺ کے تدریسی فکر اور طریقۂ کار کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نفسیات کے بنیادی تصورات ان کے ہاں ملتے ہیں اور انھوں نے اپنے تدریسی عمل میں ہر طالب علم (انسان ؛ جن سے وہ مخاطب ہوتے یا ان کی تربیت مقصود ہوتی) نفسیاتی انداز ہی میں کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک مقولہ امام بخاری نے ان الفاظ میں نقل کیا

۶- محمد بن جریر الطبری، جامع البيان في تأويل آي القرآن، ت: احمد محمد شاکر (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۰ء)، ۱۷: ۸۹۔

7 - https://www.verywellmind.com/gardners-theory-of-multiple-intelligences-2795161.

ہے:"حدثو الناس بما يعرفونص اتحبون؛ أن يكذب الله و رسوله."[۸] (لوگوں سے ان کی شناسائی کے مطابق گفت گو کرو؛ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔)

یہ فرمان جدید تعلیمی نفسیات کی کلید ہے اور ذہن اور نفسیات کی جتنی بھی تحقیق ہوئی، ہو رہی ہے یا ہو گی، اس ایک "بات" کے دائرے کے گرد ہی گھومتی رہے گی کہ تعلیمی نظام میں بچوں کی نفسیات، عمر و جنس اور متذکرہ دیگر امور کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔

معلوم سے نامعلوم، آسان سے مشکل اور تصویر سے مجرّد کی طرف اسی کا نام ہے۔ کسی دانا بچوں کی آموزشی نفسیات کی تصویر کشی بہت ہی اچھے الفاظ میں کی ہے کہ: "مجھے بتاؤ میں بھول جاوں گا، مجھے دکھاؤ میں یاد رکھوں گا، مجھے کرنے دو، میں خود سیکھوں گا۔"

یہاں پہلے مختلف مضامین کے طریقہ ہائے تدریس (قومی نصاب ۲۰۲۰ء سے اخذ کردہ)[۹] درج کیے جاتے ہیں اور پھر ان کی روشنی میں آپ ﷺ کے طریقہ ہائے تدریس کی مثالیں دی جائیں گی۔

GENERAL KNOWLEDGE/ SCIENCE		ENGLISH	
1.	Group work	1.	Reading Aloud
2.	Debates	2.	Guided Reading
3.	Whole-Class instruction	3.	Reading for Pleasure/ Individual Reading
4.	Paired/Group Discussion	4.	Reading for Comprehension/ Silent Reading
5.	Experiential Learning	5.	Discussion
6.	Inquiry- Based Teaching Method	6.	Role-Play
7.	Collaborative Learning	7.	LACAWAC
8.	Cooperative Learning	8.	Concept Map
9.	Problem-Based Learning	9.	Think-Pair-Share
10.	Learning from Doing the Work Itself	10.	Jigsaw Reading
11.	Questioning	11.	Inquiry/Investigation

۸- صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا، ت: محمد زہیر بن ناصر الناصر (دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، ۱: ۳۷، رقم: ۱۲۷۔

۹- نصاب ہائے مضامینِ مختلفہ، قومی نصاب، ۲۰۲۰ء۔

12.	Conducting Investigation	12.	Cooperative Learning
13.	Demonstrations	13.	Project
14.	Cooperative Learning	14.	Presentations
15.	Think-Pair-Share		
16.	Role –Play		
Social Studies			**Maths**
1.	Lecture Method	1.	Demonstration approach
2.	Brain Storming	2.	Inquiry Based Learning
3.	Posing Questions	3.	Brain Storming
4.	Learning by Discussion	4.	Math-Lab Approach
5.	Role-Play	5.	Discovery Approach
6.	Cooperative Learning	6.	Practical Work Approach
7.	Think-Write-Pair-Share	7.	Problem Solving Approach
8.	Jigsaw	8.	Co-operative Learning
9.	Inquiry / Investigation		

اُردو، اسلامیات

گفت و شنید، الفاظ کا کھیل، سوالات پوچھنا/کرنا، فکری تحرک، ذہنی نقشہ کشی، پیش گوئی، جماعتی مباحثہ، انفرادی، گروہوں یا جوڑیوں میں کام، تصویری خاکہ، شراکت کی لکھائی، مطالعاتی دورہ، مساحت، مصاحبہ، راہ نمائی کے ساتھ پڑھائی، تمثیل کاری، منصوبہ بند طریقہ۔

تعلیمی نفسیات اور آپ ﷺ کے طریقہ ہائے تدریس وآموزش

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول پہلے گزرا ہے کہ: "حدثوا الناس بما يعرفون، أتحبون أن يكذب الله و رسوله." [۱۰] (لوگوں سے اُن کی شناسائی کے مطابق بات کرو؛ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا: "تجدون الناس معادن، فخيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا." [۱۱] (انسان کانوں کی مانند ہیں، دورِ جاہلیت کے پسندیدہ لوگ، اسلام کے بھی پسندیدہ لوگ

۱۰- محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاري، ت: محمد زہیر بن ناصر الناصر (دار طوق النجاة، ۱۴۲۲ھ)، ۱: ۳۷، رقم: ۱۲۷۔

۱۱- مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، ت: محمد فؤاد عبدالباقی، كتاب فضائل صحابة، باب خيار الناس (بیروت: دار إحياء التراث العربي)، ۴: ۱۹۵۸، رقم: ۲۵۲۶۔

ہیں، اگر وہ دینی فہم حاصل کریں۔)

کان کے اندر سے معدنیات نکالے جاتے ہیں جب کہ انسان کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارا جاتا ہے۔

نیز ارشاد ہے: "کل مولود یولد علی الفطرة، فأبواه یهودانه أوینصرانه أویمجسانه..."[۱۲] (ہر بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین چاہیں تو اسے یہودی بنادیں یا نصرانی، یا مجوسی۔)

آج کے مروجہ تعلیمی نظام اور تدریسی طریقۂ کار میں "استاد، سکول اور نصاب یا کتاب" بھی انتہائی اہم عنصر ہے۔ تین سے سات، آٹھ سے بارہ، تیرہ سے اٹھارہ اور اٹھارہ سے چوبیس سال اور بیش تر؛ ہمارے ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے مختلف مدارج ہیں۔ یہ عمروں کی تقسیم بھی ہے اور انفرادی امتیازات کی طرف اشارات بھی ان بچوں کی تعلیم و تربیت میں ان کی ذہنی کے ساتھ ساتھ فکری، نفسیاتی، جذباتی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور جسمانی نشوونما انتہائی اہم ہوتی ہے۔ قرآن اور سنتِ رسول ﷺ کے مقاصدِ تدریس بھی یہی ہیں۔[۱۳]

ماں باپ کے لیے حلال رزق کے ساتھ ساتھ نماز و سجود، ذکر و تلاوت، تقوی و پرہیز گاری کے اعمال پیٹ میں موجود بچے پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ بچے کی پیدائش پر اذان، سات سال تک نماز اور کی ترغیب دراصل علم یا Knowledge ہی کی غمازی کرتے ہیں۔ تین سے سات سال کی عمر میں روایتی تعلیم کا آغاز بھی ہوتا ہے۔ نماز کی تلاوت، یادداشت، سمجھ اور اطلاق ہی کے مدارج ہیں۔ ان بچوں کی نفسیات کا خیال بھی سنت کا اہم موضوع ہے۔ اس لیے ابتدائے بچپن کی تعلیم میں بچوں کی عمر اور نفسیات کا خیال انتہائی اہم ہوتا ہے۔ ان کی مختلف الجہت نشوونما کے لیے ذہن، فکر، جذبات، معاشرہ، معاش اور جسمانی امور کا ادراک اور ان کی نشوونما کے لیے تدریس کی سرگرمیوں کی بناوٹ اور عملی مظاہرہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ جس میں آمادگی یا Motivation خشت اول ثابت ہوتی ہے۔

قرآن کا ارشاد ہے: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾[۱۴] (اور لوگوں سے اچھی گفت گو (نرم) کیا کرو۔)

آپ ﷺ نے فرمایا: "علموا ویسروا ولا تعسروا."[۱۵] (سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو، اور مشکل

۱۲- صحیح البخاري، کتاب الجنائز، باب ماقیل في أولاد المشرکین، رقم:۱۳۸۵۔

۱۳- مشتاق احمد گورایا، تناظراتِ تعلیم (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۴ء)، ۱۱۵۔

۱۴- القرآن، ۲: ۸۳۔

۱۵- مسند الإمام أحمد حنبل، ت: احمد محمد شاکر (القاہرہ: دار الحدیث، ۱۹۹۵ء)، ۲: ۵۳۸، رقم: ۲۱۳۵۔

میں نہ ڈالو۔)

اللہ نے آپ ﷺ سے فرمایا: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [۱۶] (پس اللہ کی رحمت سے آپ ان کے لیے نرم خو ہیں۔ اگر آپ سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ سے دور جاتے۔)

معلمِ اعظم ﷺ کا ارشاد ہے: "من لم یرحم صغیرنا و یعرف حق کبیرنا، فلیس منا" [۱۷] (جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔)

مسجد میں اعرابی کے پیشاب کرنے کا قصہ معروف ہے جس نے آپ ﷺ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے بہتر معلم نہیں دیکھا۔ [۱۸]

اگر ہم درج بالا احادیث کا تجزیاتی مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی رشتے کی بنیاد زبان اور اخلاص کا برتاؤ ہوتا ہے، جس کی ظاہری شکل الفاظ کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ مشکل کے بجائے آسانیاں پیدا کرنا، ابتدائے بچپن کی تعلیم ہی کا نہیں بلکہ اعلیٰ ترین تعلیم کا بھی خاصہ ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کا کمرۂ جماعت

یہاں کچھ احادیث درج کی جاتی ہیں جن سے کمرۂ جماعت کے بعض آداب کا استخراج کیا جاسکتا ہے:

صحیح مسلم میں حدیث ہے: "إن الله تعالى لم يبعثني معنتًا ولامتعنتًا ولكن بعثني معلما میسرا." [۱۹] (بے شک مجھے اللہ نے لوگوں کو جھڑکنے والا نہیں بلکہ مجھے آسانی کرنے والا معلم بنا کر بھیجا ہے۔)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: "كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶- القرآن، ۳: ۱۵۹۔

۱۷- سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الرحمة، ت: شعیب الارنؤوط، محمد کامل قرہ بللی (دار الرسالة العالمية، ۲۰۰۹ء)، ۷: ۲۹۹، رقم: ۴۹۴۳۔

۱۸- مسند الإمام احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، حديث عبدالرحمن بن أبي بكر رضی اللہ عنہ، ۷: ۹۰، رقم: ۷۲۵۴۔

۱۹- صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب بيان أن تخيير امراته لايكون طلاقا الا بالنية، رقم: ۲۸۔

تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ."[۲۰] (رسول اللہ ﷺ کی گفتار میں ترتیل وترسیل ہوتی تھی۔)حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا، يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ. [۲۱](آپ ﷺ کی گفت گو جدا جدا ہوتی، ہر سننے والا اس بات کو پوری طرح سمجھ لیتا۔)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:...أنه كان إذا تكلم بكلمة، أعادها ثلاثا حتى تفهم عنه.(آپ ﷺ گفت گو فرماتے تو تین دفعہ دہراتے، یہاں تک کہ سمجھ لیا جاتا۔)[۲۲] اسی طرح حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:: "عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، ثُمَّ قَالَ: وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ."[۲۳](تم تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو، اور تنگی نہ کرو، جب کوئی غصہ میں ہو تو اسے خاموش ہو جانا چاہیے اور جب کوئی غصہ میں آجائے تو اسے خاموش ہو جانا چاہیے۔)حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ، إِلَّا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ."[۲۴](جس شخص سے علم کی بابت پوچھا جائے اور وہ نہ بتائے یعنی چھپائے تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔)

ایک مرتبہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا جس پر صحابہ اسے روکنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے روکو نہیں بلکہ چھوڑ دو یہاں تک کہ جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے اسے کہا کہ یہ مساجد اس طرح کے کاموں کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن کی قراءت کے لیے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد ایک آدمی کو کہا کہ اس پیشاب پر پانی بہا کر صاف کر دے۔ [۲۵]صحابہ کرام کے آپ ﷺ کی

۲۰- سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب الهدى في الكلام، رقم:۴۸۳۸۔

۲۱- سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب الهدي في الكلام، رقم: ۴۸۳۹۔

۲۲- **صحیح البخاری**، كتاب العلم، باب من أعاد الحديث ثلاثاً ليفهم عنه، رقم:۹۵۔

۲۳- **مسند احمد**،۱: ۲۳۹۔

۲۴- **سنن ابن ماجة**،**كتاب السنة**، باب من سئل عن علم فكتمه، رقم: ۲۶۱۔

۲۵- **صحیح بخاری، كتاب الأطعمه**،باب التسمية على الطعام، رقم: ۲۶۱۔

خاطر تعظیماً کھڑے ہونے کو، آپ ﷺ ناپسند عمل گردانتے تھے۔ صحابہ کرام کو اس کی تاکید تھی، یہی وجہ تھی کہ اکثر اوقات وہ حکم کے احترام میں کھڑے نہ ہوتے۔ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ. (۲۶)

ان احادیث کا تجزیاتی مطالعہ ہمیں کلاس روم کے انتظام کار Class room Management اور سبقی منصوبہ بندی Lesson Planning کے ساتھ ساتھ طریقۂ تدریس کا شان دار نمونہ پیش کرتا ہے۔ ان احادیث سے یہ استخراج کیا جا سکتا ہے کہ کمرۂ جماعت میں نرمی، آسانی، تلطف، گفتار میں میانہ روی اور تفہیم وغیرہ امور کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ آسان سے مشکل، معلوم سے نامعلوم اور تصویر سے مجرّد کی طرف سبق اسی کا نام ہے۔

تمثیل کاری

نبی کریم ﷺ کی تعلیم میں ایک چیز تمثیل کاری تھی؛ یعنی آپؐ مثالیں دے کر کسی معنوی حقیقت کو لوگوں کے ذہن میں آشکار کرتے تھے۔ چناں چہ ایک مرتبہ آپ نے مخاطبین سے فرمایا کہ اگر کسی کے گھر کے قریب نہر بہ رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ پھر فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنا بھی ایسا ہے، اس سے سارے گناہ دھل جاتے ہیں۔ (۲۷)

غیر ضروری سوالات اور تفصیل سے پرہیز

کسی موضوع سے متعلق غیر ضروری سوالات سے بھی منع فرمایا، کیوں کہ اس کی وجہ سے دین یا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے، چناں چہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ، إِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ." (تشدد پسندی نہ کرو، ورنہ تم پر سختی کی جائے گی، کیوں کہ ایک قوم نے اپنے آپ پر سختی کی تو اللہ نے ان پر سختی کی۔) (۲۸)

۲۶- مسند أحمد، ۳: ۱۳۲۔

۲۷- صحیح بخاری، کتاب المواقیت، باب الصلوۃ الخمسہ والکفارہ۔ رقم ۵۲۸۔

۲۸- صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم ۴۹۰۴۔

ہنسی مذاق

آپ ﷺ کے طریقِ تعلیم کا ایک عنصر سنجیدہ مزاح بھی ہے جس سے انسان کے مزاج میں بشاشت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مزید سیکھنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ چناں چہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے آپؐ سے اونٹ مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم تو اونٹنی کا بچہ دیں گے۔ وہ پریشان ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ (۲۹)

سمجھانے کا منطقی انداز

آپ ﷺ مخاطب کو منطقی انداز میں سمجھاتے تھے۔ کسی بات سے نہی کرنا ہوتی تو اس کی وجہ سمجھاتے اور دل نشین انداز میں تعلیم فرماتے۔ چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ جابر بن سلیمؓ، آپ ﷺ کے پاس آئے، ان کا تہ بند نیچے تک تھا، آپ نے براہ راست مخاطب کرنے کی بجائے کہا کہ: تم کبھی کسی کو گالی نہ دینا، کسی کو حقیر نہ سمجھنا، اپنے بھائی سے شگفتہ انداز میں بات کرنا، تہ بند کو پنڈلیوں تک رکھنا، اور نیچے لٹکانے سے پرہیز کرنا؛ کیوں کہ یہ تکبر کی نشانی ہے، اور اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۳۰)

مخاطب کی بولی، لہجے میں بات کرنا

بعض اوقات ایسے بھی ہوتا تھا کہ مخاطب کسی دوسرے قبیلے یا لہجے میں بات کرنے والا ہوتا تو آپ ﷺ اسی کے انداز میں بات فرماتے تاکہ اسے مانوسیت ہو۔ عاصم اشعری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا کہ سفر میں روزے رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ اشعریوں کی لغت میں ''لام کو میم'' سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' لَيْسَ مِنْ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفِرِ . '' (۳۱)

شاباش، تحسین و آفرین Internal and extrinsic Appreciation

رسول اللہ ﷺ کے طریقِ تعلیم میں یہ بات ملتی ہے کہ آپ کسی کی اچھی بات پر شاباش دیتے اور غلط بات پر تنبیہ بھی فرماتے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن کی بڑی صورت سے متعلق دریافت

۲۹- ابوداود، کتاب الأدب، رقم: ۴۹۹۸۔

۳۰- ابوداود، کتاب اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار، رقم: ۴۰۸۴۔

۳۱- جمال الدین ابو محمد عبد اللہ الزیلعی، نصب الرأیة (بیروت: مؤسسة الریان للطباعة والنشر)، ۲: ۴۶۱۔

کیا تو انھوں نے کہا کہ آیت الکرسی۔ آپ نے شاباش دی۔ (۳۲)

ساتھیوں سے مشورہ Discussion Method

اپنے اصحاب سے نبی کریم ﷺ کثرت سے مشورہ فرماتے تھے اور قرآن نے آپ کو اس کی تلقین کی تھی کہ آپ ان کے ساتھ معاملات میں مشورہ کریں۔ (۳۳) جنگِ احد میں صحابہؓ سے مشورہ کر کے مدینے کے باہر دفاع کا فیصلہ کیا۔ (۳۴)

آپ ﷺ کے ہاں جائزے Assessment کا انداز فوری یعنی Formative تھا، جو کچھ سکھایا، اسی وقت اس کے نتائج دیکھے اور طویل المدتی جائزے کے لیے اللہ کی گرفت اور جنت میں جانے اور دوزخ سے بچنے کی تلقین کی۔ خود نتائج کے انتظار اور مظاہرے کا طریقہ بھی اپنایا تاکہ تجربے کی بنیاد پر فیصلہ سازی کا پہلو سامنے آئے۔

مجوزہ نصابی طریقوں ۲۰۲۰ء کی روشنی میں آپ ﷺ کے طریقہ ہائے تدریس کا مطالعہ کیا جائے تو آپ ﷺ نے حیران کن حد تک درج بالا تمام سرگرمیوں میں کوئی نہ کوئی یا ان سے ملتی جلتی سرگرمیوں کا عملی استعمال کیا ہے۔ زمین پر لکیریں، خط کھینچے سے لے کر عملی مظاہرے تک ہر جھلک آپ ﷺ کے ہاں مل جاتی ہے۔ آج کے کلاس روم کی بہت سی سرگرمیاں ایسی ہیں، جن کا پرتو آپ ﷺ کے ہاں مل جاتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے تعلیم کے مختلف شعبوں کی بھی توسیع کی۔

مذکورہ بالا استقرا سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت میں وہ طریقے پورے طور پر شامل ہیں جنھیں آج کی تعلیمی نفسیات کی مثبت حاصلات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں تعلیم کے مختلف علمی اور عملی طریقے شامل ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو جدید تعلیمی مناہج کی افادیت سیرتِ طیبہ کی روشنی میں طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کریں۔

۳۲- صحیح مسلم، كتاب الفضائل، باب فضل سورة الكهف و آية الكرسي، رقم: ۱۸۸۵۔

۳۳- القرآن ۳: ۱۵۹۔

۳۴- شہاب الدین محمود الالوسی، روح المعاني، ت: علی عبد الباری عطیہ (بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۵ھ)، ۲: ۲۵۷۔

List of Sources in Roman Script

- Al-Qur'ān
- Muḥammad b. Ismā'īl al-Bukhārī. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Lahore: Qamar Saeed Publishers, 1980.
- 'Abd Allāh b. 'Abd al-Raḥmān al-Dārimī. *Sunan al-Dārimī*. Kanpur: Maṭba'Niẓāmī, 1022 AH.
- Abū al-Faḍl Jamāl al-Dīn Muḥammad b. Mukarram b. Manẓūr. *Lisān al-'Arab* (Vol. 4). Cairo: Dār al-Ma'ārif, n.d.
- Abū Bakr Aḥmad b. 'Alī al-Khaṭīb al-Baghdādī. *Kitāb al-Kifāyah fī 'Ilm al-Riwāyah*. Beirut: Al-Maktabah al-'Ilmiyyah, 1960.
- Abū Dāwūd Sulaymān b. al-Ash'ath al-Sijistānī. *Sunan Abī Dāwūd*. Translated and edited by Naṣīr al-Dīn al-Khaṭṭāb. Riyadh: Dar-us-Salam Publications, 2008.
- Abū Manṣūr al-Daylamī. *Musnad al-Firdaws*. Beirut: Dār al-Kutub, 1986.
- Abū Muḥammad 'Abd al-Malik b. Hishām. *Al-Sīrah al-Nabawiyyah*. Translated by Mawlawī Quṭb al-Dīn Aḥmad Ṣāḥib Maḥmūdī. Lahore: Islāmī Kutub Khānah, n.d.
- Abū 'Īsā Muḥammad al-Tirmidhī. *Jāmi'al-Tirmidhī*. Riyadh: Dar-us-Salam, 2000.
- Abū al-Qāsim al-Ḥusayn b. Muḥammad b. al-Mufaḍḍal al-Iṣfahānī (al-Rāghib). *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur'ān*. Karachi: Maṭba' Muḥammad Aṣḥaḥ al-Maṭābi', 1380 AH.
- 'Alī al-Muttaqī al-Hindī. *Kanz al-'Ummāl*. Beirut: Iḥyā' al-Turāth al-Islāmī, n.d.
- Ḥamīd al-Dīn Farāhī. *Ḥikmat-i Qur'ān*. Translated by Khālid Mas'ūd. Lahore: Faran Foundation, 1995.

- ❖ Imām Abū Dāwūd Sulaymān b. al-Ash'ath al-Sijistānī. *Sunan Abī Dāwūd*. Translated by Abū 'Irfān Muḥammad Anwar Maghālvī. Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2012.
- ❖ 'Imād al-Dīn Abū al-Fidā' Ismā'īl b. 'Umar b. Kathīr al-Dimashqī. *Tafsīr Ibn Kathīr*. Lahore: Maktabah-i Islāmiyyah, 2009.
- ❖ Imām Aḥmad b. Ḥanbal. *Musnad Aḥmad*. Cairo: al-Maṭba'ah al-Maymaniyyah, 1306 AH.
- ❖ Imām Abū al-Faraj b. 'Abd al-Raḥmān b. 'Alī al-Jawzī. *'Uyūn al-Ḥikāyāt*. Karachi: Maktabah al-Madīnah, 2007.
- ❖ Imām al-Ḥāfiẓ Aḥmad b. 'Alī ibn Ḥajar al-'Asqalānī. *Fatḥ al-Bārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1970.
- ❖ Imām Muḥammad b. Yazīd Ibn Mājah al-Qazwīnī. Al-*Sunan*. Translated by Muḥammad Qāsim Amīn. Beirut: Maktabah al-'Ilm, Dār al-Jīl, 1998.
- ❖ Khurshīd Aḥmad. *Islāmī Naẓriyah-i Ḥayāt*. Karachi: University of Karachi, 1988.
- ❖ Khurshīd Aḥmad. *Islāmī Naẓriyah-i Ḥayāt* (14th Ed.). Karachi: Shu'bah-i Taṣnīf wa Ta'līf wa Tarjamah, University of Karachi, 2006.
- ❖ Muftī Muḥammad Shafī' 'Uthmānī. *Ma'ārif al-Qur'ān* (Vol. 1). Karachi: Maktabah-i Ma'ārif al-Qur'ān, 2008.
- ❖ Muḥammad Ḥamīdullāh. *'Ahd-i Nabawī main Niẓām-i Ḥukmrānī*. Karachi: Urdu Academy, 2020.
- ❖ Muḥammad b. 'Abd Allāh al-Khaṭīb al-Tibrīzī. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Damascus: Al-Maktab al-Islāmī, 1961.
- ❖ Muḥammad b. Sa'd. *Ṭabaqāt b. Sa'd*. Karachi: Nafees Academy, 1981.
- ❖ Mushtāq Aḥmad Gorāyā. *Tanāẓurāt-i Ta'līm*. Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2004.

❖ Muslim b al-Ḥajjāj al-Qushayrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Beirut: Dār al-Maʻrifah, 2007.

❖ National Curriculum for Urdu (Grades 1 to 12). Islamabad: Ministry of Education, 2006-2020.

❖ National Curriculum for Islamic Studies, General Knowledge, Social Studies (Grades 1 to 5). Islamabad: Ministry of Education, 2006-2020.

❖ Post Graduate Policy. Islamabad: Higher Education Commission of Pakistan, 2023.